سوال

(474) بچیاں جنم دینے پر طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے معاشرہ میں بچی کی پیدائش کو اچھا خیال نہیں کیا جاتا بلکہ بعض دفعہ عورت کو بچیاں جنم دینے کی سزا میں طلاق دے دی جاتی ہے، ہماری اس سلسلہ میں راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بچی یا بچے کی پیدائش میں انسان بے بس ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۰۰۴۹ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۭ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ [1]

’’آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹوں سے نوازتا ہے اور جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کر دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے۔‘‘

ہمارے معاشرہ میں بچی کی پیدائش پر اظہار ناپسندیدگی جاہلیت کا فعل ہے، اسلام نے اس کی حوصلہ شکنی کی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۰۰۵۸ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ [2]

’’ان میں سے جب کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل میں گھٹنے لگتا ہے، اس ’’بری‘‘ خبر کی وجہ سے لوگوں میں چھپنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ اس ذلت کو برداشت کیے رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے، یہ لوگ کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں۔‘‘

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بچی کی پیدائش پر غمگین اور پریشان ہونا ایک مسلمان کا کام نہیں بلکہ دور جاہلیت کا فعل ہے، جسے اسلام پسند نہیں کرتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچیوں کو اللہ کی رحمت قرار دیا ہے، ان کی اچھی پرورش اور تربیت کے نتیجہ میں جنت کی بشارت دی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت اپنی بچیوں کو ساتھ لیے مجھ سے کچھ مانگنے کے لیے آئی، میرے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی، میں نے وہی اسے دے دی، اس نے کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی بچیوں کو دے دی اور خود نہ کھائی، اس کے بعد وہ اٹھ کر چلی گئی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو کسی آزمائش میں ڈالا تو وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔‘‘ [3]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کی تین بیٹیاں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملہ میں اللہ سے ڈرے اور ان سے اچھا سلوک کرے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل کرے گا۔''[4]

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے عجیب انداز میں اس عمل کی فضیلت بیان فرمائی: ''جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی تاآنکہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ شخص اور میں قیامت کے دن اس طرح آئیں گے، پھر آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے کے لیے دو انگلیوں کو ملا لیا۔[5] بہر حال بچیوں کی پیدائش پر ناراض ہونا، بیوی کو برا بھلا کہنا یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے فیصلہ سے خفا ہونا ہے، یہ انداز ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۴۲/الشوریٰ: ۴۹۔ ۵۰۔

[2]۱۶/النحل: ۵۸۔ ۵۹۔

[3] صحیح بخاری، الزکوٰۃ: ۱۴۱۸۔

[4]مسند امام احمد، ص: ۴۲، ج۳۔

[5]مسند امام احمد، ص: ۱۷۴، ج۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 397

محدث فتویٰ